

طریقہ اختیار کر رکھا نہ چھوڑا قید میں بھی وحشیوں کو یادِ گلشن نے ہے، اس پر پردہ یہ چاک پیرہن گویا جوابِ خندہ گل ہے پڑا رہے۔

۲۔ شرح : ابھی دیوانگی کا راز کہہ سکتے ہیں ناصح سے عالم اسباب یعنی دنیا ابھی کچھ وقت ہے، غالب ! ابھی فصلِ گل و مل ہے کی جو نمود و نمائش ہے، اس کی حقیقت کچھ نہیں۔ وجود تو رہا ایک طرف ابھی تو عدم میں بھی کلام ہے، میں تو عدم کو بھی تسلیم نہیں کرتا۔

جب وجود و عدم دونوں کو ختم کر دیا تو قصہ پاک ہو گیا۔ کنا یہ چاہتے ہیں کہ عالم اسباب کی محض نمود ہی باطل نہیں، بلکہ اس کا عدم بھی باطل ہے۔ نہ وجود کا اطلاق جائز ہے، نہ عدم کا۔

۳۔ لغات : استعناء : بے نیازی، بے پروائی۔
شرح : دعا مانگنا دنیا کی عام رسم ہے، لیکن جو شخص بے نیازی اور بے پروائی پر استوار ہو، اسے کیوں رسم دعا کا قیدی رکھا جائے؟ اس کے لیے کیوں اس رسم کی پابندی ضروری ہو؟ بے نیازی اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسے سے پیدا ہوتی ہے اور جسے اللہ پر پورا بھروسہ ہو، اس کے لیے عام انداز سے دعا کرنا بھی توکل میں خلل کا باعث ہے۔

مطلب یہ کہ ہم تو صرف اللہ کی رضا پر قائم ہیں، دنیا کی کسی چیز سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں اور سب سے بے پروا ہیں۔ خوشی ہو یا رنج، جو کچھ خدا کی طرف سے آئے، وہ ہمارے لیے عین نعمت ہے۔ اسی کو ہم توکل سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب عام لوگوں کے انداز میں دعا کریں گے تو ہماری رضا میں خلل پیدا ہو گا اور یہ عمل توکل کے خلاف جائے گا۔

فارسی کے ایک شعر میں کہتے ہیں !